فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ربوہ

یومیہ: بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ۔ یکم وفا ۱۳۴۹ہش۔ یکم جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی ہوگی

وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بیج کی طرح ہیں

"جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخرین منھم میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں اور فیجِ اعوج (ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرونِ ثلاثہ اس کے بعد فیجِ اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ۔ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں۔ اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے ..... اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اَور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہؓ کا گروہ کہلائے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی۔ اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہوسکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو حقوقِ اخوان میں خاص رنگ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۴، ۹۵)

اخبارِ احمدیہ

(ایبٹ آباد ۲۹۔ احسان (بذریعہ فون)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹۔ احسان کو سر درد کی تکلیف رہی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

■ ربوہ ۳۰۔ احسان۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی طبیعت گرمی کے اثر اور اعصابی ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

■ انگلستان کے دو مخلص احمدی دوست مکرم پیر نصیر الدین صاحب اور مکرم غلام صدیق صاحب بٹ بائیں جانب فالج گرنے سے بیمار ہوگئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

■ ربوہ ۳۰۔ احسان۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال (تشیر) ایک عرصہ سے بہت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے دعائے خاص کی تحریک

ربوہ ۲۹۔ احسان۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ ہر چند کہ ڈاکٹری ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاہم ابھی تک طبیعت پورے طور پر بحالی کی طرف مائل نہیں ہوئی ہے۔

احبابِ جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے تاکہ آپ خدمتِ دین کے کاموں میں پہلے ہی کی طرح بھرپور حصہ لینا شروع کردیں۔ آمین۔

مسعود احمد پیشہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم وفا ۱۳۴۹ ہش

عذابِ الٰہی

ترکی کے گزشتہ دہشت ناک زلزلہ کے متعلق ایک پاکستانی روزنامہ لکھتا ہے کہ :-

"ترکی کے اس زلزلہ کے مادی وجوہات تلاش کرنے کی بہت کوششیں کی گئیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ محض دل کو بہلانے کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ جبار و قہار کی نشانیاں ہیں جو ہماری تنبیہہ کے لئے نازل ہوتی ہیں اور ہماری بداعمالیوں کے لئے تازیانہ عبرت۔

ترکی کے اس زلزلہ پر بعض ترک مسلمانوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ اہلِ پاکستان کے لئے دعوتِ غور و فکر ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ

"ہم نے لادینی راہوں کو اپنا کر تاریکی میں بھٹکنے کی کوشش کی مگر ہمیں نہ دنیا ہی ملی اور نہ دین۔"

ہماری معیشت کا یہ حال ہے کہ ہم سیاحت پر جیتے ہیں ساٹھ ہزار ترکی لڑکیاں اپنا جسم بیچتی ہیں، تعلیم گاہوں میں گزشتہ سالوں میں کیا کچھ ہوتا رہا۔ ہم نے وہ تجربے کئے جو سابقہ قومیں کر چکی ہیں۔ پھر بھی ہماری آنکھیں بند رہیں اور ان عبرتناک واقعات کے بعد بھی بند ہیں تو خدا کا عذاب نازل نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ تم اسے اگر خدا کا عذاب نہیں مانتے تو نہ مانو لیکن یہ تو ثابت ہو گیا کہ خود زمین و آسمان تمہارے وجود سے تنگ ہیں۔ تم اور تمہاری لادینیت نے ترکی قوم کو شرم و ندامت کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اس تباہ حالی ویرانی سے پھر بھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلتیں تو اے ترک قوم سُن لو اب کوئی جھوٹا فلسفہ اور کوئی امداد تمہیں نہیں بچا سکے گی۔"

(روزنامہ "ندائے ملت" لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

ہفت روزہ الاعتصام اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"اہلِ پاکستان ترکی کے تجربہ سے عبرت حاصل کریں، انہوں نے اسلامی خلافت کا خاتمہ کر کے سیکولر نظامِ حکومت وہاں نافذ کیا تو اس کا فائدہ تو خیر کیا پہنچ سکتا تھا البتہ یہ قوم عذابِ خداوندی کا خاص طور پر نشانہ بنی ہوئی ہے۔

پاکستان میں بھی آئے دن اس طرح کی تنبیہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں جن کا دائرہ اگرچہ محدود ہوتا ہے لیکن ان سے ہم نے عبرت نہ پکڑی تو کسی وقت ہماری یہ غفلت ہمیں کسی عذابِ شدید سے دوچار کر سکتی ہے۔ ۲۰ مئی بدھ کے دن لاہور چھاؤنی کے قریب ایمونیشن ڈپو میں جو ہولناک حادثہ ہوا ایک دھماکے نے پورے شہر لاہور کو لرزا دیا۔ متعدد عمارتوں میں شگاف پڑ گئے اور بہت سی جانیں ضائع ہو گئیں۔ اس کے دوسرے دن ۲۱ مئی کو لاہور کی انتہائی بیش قیمت عمارت، واپڈا ہاؤس جس طرح نذرِ آتش ہوئی یہ سب کچھ ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہمیں ان نشانوں سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ بدستور اسی رفتار بے ڈھنگی پر قائم رہے جس طرح ہم چلے آ رہے ہیں اور خدا کے عذاب سے اسی طرح بے خوف رہے جس طرح ہم اب ہیں تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارا حشر کیا ہو؟ ہماری یہ حالت صریح طور پر اس طرزِ عمل پر مبنی ہے جسے قرآن نے زیاں کار قوم کہہ کر یہ کہا ہے

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (الاعراف) کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ راتوں رات ہمارا عذاب آئے جبکہ وہ سوتے ہوں یا بے خوف ہیں اس بات سے کہ دن چڑھے ہمارا عذاب انہیں گھیر لے جبکہ وہ لہو و لعب میں مشغول ہوں کیا وہ اللہ کی تدبیروں سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ دراں حالیکہ ایسا وہی قوم کرتی جو زیاں کار ہے۔ قرآن پاک کی اسی آیت پر ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ القوم الخسرون کی یہ صفت ہمارے اندر ہے یا .... نہیں؟"

(الاعتصام ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء ص ۳)

(باقی)

جماعتِ احمدیہ شاہ مسکین کا ۵۴ واں سالانہ تربیتی جلسہ

جماعتِ احمدیہ شاہ مسکین کا ۵۴ واں سالانہ تربیتی جلسہ امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے مورخہ ۵ جولائی بروز اتوار شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ منعقد ہو گا جس میں مرکزِ سلسلہ اور لاہور سے مربی صاحبان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر تقاریر فرماویں گے۔ ضلع شیخوپورہ اور شہر لاہور کی جماعتوں کے احباب سے خصوصاً درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قیام و طعام کا بندوبست بذمہ جماعتِ احمدیہ شاہ مسکین ہو گا۔ شاہ مسکین لاہور سے جانبِ مغرب ۲۷ میل دُور ہے۔ لاہور سے ایک طرف کا کرایہ ۹۴ پیسے ہے۔ شاہ مسکین جانے کے لئے لاہور سے لائلپور براستہ جڑانوالہ سڑک پر منڈی فیض آباد (عرف دھوکے منڈی) اُترنا پڑتا ہے جہاں سے شاہ مسکین قریباً ڈیڑھ میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ دھوکے منڈی سے تانگے بھی جاتے ہیں۔

سید سردار احمد شاہ

پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ شاہ مسکین

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

قسط ۲

پردہ کے متعلق قرآنی احکام

اور

اُن کی حکمتیں

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ ڈیرہ غازیخاں)

نفس امارہ کی وجہ سے انسان بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ نفس اور شیطان نے مل کر دنیا نے وہ بدیاں پھیلائی ہیں جن سے انسانیت شرمندہ ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ اگر مرد اور عورت کو اپنے حدود کے اندر نہ رکھا جائے تو فسق و فجور کا سیلاب آجائے۔

اگر عورت پردہ میں رہے اور غضِ بصر بھی کرے تو ممکن ہی نہیں کہ مرد کی بدنظری کا شکار ہو سکے۔

پھر نفس امارہ کا مشیر شیطان ہے۔ وہ ایسے طریق بتا دیتا ہے جن سے مرد کے لئے اپنے ذوق کی تسکین کے لئے راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ پس خیال تو کرو کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عورت کو پردہ کا حکم دینا کتنا مفید اور خیر و برکت کا موجب ہے جس کے باعث وہ بدکردار اور مفسد شخص کی بدنظری سے محفوظ رہ کر اپنی آبرو بچا لیتی ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جہاں پردہ کا رواج نہیں جنسی بے راہ روی کے نتائج بڑے ہولناک ظاہر ہوئے ہیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ مغربی تہذیب کا اثر ہمارے ملک پر بھی ہے۔ اب پردہ کو غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسے قدامت پسندی کی علامت سمجھ کر اس پر مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ اور زیادہ افسوس تو اس امر پر ہے کہ پردہ پر مذاق اُڑانے والے غیر مسلم نہیں، خود مسلمان ہیں۔ یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ ایک شخص مسلمان بھی کہلائے، قرآن کو سرچشمۂ ہدایت بھی مانے اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس واضح حکم پر اپنی زبان دراز کرے اور گستاخ بن جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کی توہین ایک مسلمان کی زبان سے سُننا برداشت نہیں کرتا۔ ارشادِ ربانی ہے:۔

"ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہٗ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین"

یعنی جس نے قرآن پر ایمان لانے کے بعد اپنے ذوق کے مطابق کسی حکم کا انکار کیا یا غیر ضروری سمجھا تو ایسے شخص کے اعمال سلب کر دیئے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی وہ خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔

کیونکہ بے ادبی کی یہی سزا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سب کے لئے ہے مگر بے ادب اور گستاخ کے لئے نہیں۔ یاد رکھو کہ ایک ذرا سی بے ادبی انسان کے سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے اور اسے اللہ تعالےٰ کے غضب کا مورد بنا دیتی ہے۔

پھر یہ بات دیکھ کر اور بھی حیرت ہوتی ہے کہ بعض کالجوں میں یہ مذاکرات ہوتے ہیں کہ "پردہ عورت کی ترقی کی راہ میں حائل ہے"۔ مگر مومن کا یہ کام نہیں کہ قرآن کے اس واضح حکم کے آگے جو ہمارے لئے حرفِ آخر ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے اپنی زبان کھولے۔ اگر اس کی حکمت اسے سمجھ میں نہیں آتی تو نہ سہی، مگر اس حکم کو موضوعِ بحث بنانا اور اس پر تنقید کرنا ایک قسم کا استہزاء اور تمسخر ہے جو اللہ تعالےٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔ ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مومن بھی بنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض بھی کرے۔ یہ حکم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مقدس سے بیان ہوا ہے اور اس پر حضورؐ کا اسوہ بھی مستزاد ہے ایک مسلمان مرد اور عورت کے لئے کافی ہے کہ وہ اس پر یقین کرلے اور اپنی زبان دراز نہ کرے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا بچپن میں فوت ہو گیا بچے کے غم میں پریشان رہنے لگیں حضورؐ نے آپؓ کا پژمردہ چہرہ دیکھ کر فرمایا خدیجہ! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیرا بیٹا بہت ہی اچھے مقام پر چلا گیا ہے۔ جنت میں حوریں اُسے کھلاتی پلاتی ہیں، حوریں لوریاں دیتی ہیں۔ اس عالمِ ناسوت کی چند روزہ زندگی کے عوض اللہ تعالےٰ نے اسے جنت کی ابدی زندگی عطا کر دی ہے۔ اس کے باوجود اگر تو چاہے تو میں دعا کروں کہ اللہ تعالےٰ تجھے جنت میں تیرے بچے کا مقام دکھا دے۔ تو اُسے اپنی آنکھوں سے جنت میں راحت اور آرام کی زندگی گزارتا دیکھ لے۔ یہ سُن کر حضرت ام المومنینؓ نے فرمایا کہ حضور! مجھے اعتبار آگیا، یقین ہو گیا۔ پاس والوں نے سوال کیا کہ کیوں نہ جنت دنیا میں دیکھ لیتیں؟ کہنے لگیں کہ اس طرح مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہوتا، حضورؐ کی بات کا یقین نہ ہوتا۔

پس اصل ایمان ہی اس کا نام ہے کہ جو بات زبانِ مقدس سے نکلے اس پر یقین ہو جائے۔ مومن کی شان ہی یہی ہے کہ پروردگارِ عالم کے احکام کو حضورؐ کی زبان سے سُن کر سچا یقین کرے۔ اسی میں اس کی فلاح ہے۔ اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے اور اطاعت محبت کے رنگ میں کرے۔ بہانہ جو نہ بنے۔ اگر اطاعت خلوص اور محبت سے خالی ہے تو وہ مردود ہے، قابلِ پذیرائی نہیں۔ کیونکہ محبت کی دنیا میں چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

جن لوگوں نے اس حکم کی اہمیت کو جو سراسر رحمت کے تقاضا سے دیا گیا ہے نہیں سمجھا اور وہ مغربیت کے زیرِ اثر اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ وہ لوگ نافرمانی کے بدنتائج سے نہیں بچ سکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پردہ کے متعلق خطبات دوستوں نے پڑھے ہوں گے۔ عورتوں کی بے پردگی کے متعلق جب بات آتی تو حضورؓ سخت ناراضگی کا اظہار کرتے اور فرماتے کہ ..... وہ بزدل اور بے غیرت لوگ جو اپنی عورتوں سے پردہ نہیں کراتے یا اُن کو کمبڈ پارٹیوں میں لے جاتے ہیں اُن سے احمدیوں کو بالکل قطع تعلق کر لینا چاہیئے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر کا اقتباس دیکر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضورؑ پردہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ زمانہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ کلجگ ہے اور زمین پر فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں پر دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں سے عظمت اُٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی فلسفہ اور منطق سے بھرے ہوتے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے"۔

مندرجہ بالا تقریر کا حرف حرف صحیح ہے۔ واقعی زبانوں پر سب کچھ ہے مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ اب کمزور جنس کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ پردہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآنی احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے جو سراسر رحمت و برکت ہیں +

عہدیدارانِ جماعت سے گزارش

نئے مالی سال میں گزشتہ سال کی نسبت لازمی چندہ جات (چندہ عام / حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ) کی وصولی کی رفتار دھیمی ہے حالانکہ بجٹ گزشتہ سال سے کافی زیادہ ہے۔

عہدیدارانِ جماعت سے گزارش ہے کہ از راہِ کرم ابھی سے توجہ فرمائیں اور اس امر کا متواتر خیال رکھیں کہ وصولی تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کم نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین +

ناظر بیت المال آمد

نیک نمونہ اور دُعا کی اہمیت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے، واقف زندگی)

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۵)

یہ ہے وہ خدائی منشاء جس کے مطابق ہم نے اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے اور اس کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ پس اس منتہائے مقصود کو پانے کے لئے بتدریج کوشش اور عمل پیہم کی ضرورت ہے۔ اسی پر اقوام کی ترقی یا تنزل کا دار و مدار ہے۔ اگر مغز اور روح موجود ہو تو قوم پہاڑوں کو بھی زیر کر لیتی اور سیلِ تند و تیز کے دھارے کو بھی موڑ کر رکھ دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔

(بقرہ آیت ۲۵۰)

کتنی ہی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر خدا تعالیٰ کے حکم سے غالب آگئیں۔

ترقی اُس روح کی متقاضی ہے، کہ جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ دوسری اقوام سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ وہ روح تقویٰ اللہ کا قیام، طہارت کا اعلیٰ مقام اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا التزام ہے۔ اور جب یہ امور کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی سنّتِ قدیمہ یہی ہے کہ وہ قوم ترقی کرتی ہے۔ پس اس روح کو قائم کرنا ہم سب کا اوّلین فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا ..... اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ اور طہارت اختیار کرے ..... میں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔"

(ملفوظات مورخہ ۲۲/۶/۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ ان پاک اور سعید روحوں کو جو دنیا کی متفرق آبادیوں میں موجود ہیں ایک ہاتھ پر جمع کر دیا جائے تا ان کے نمونہ سے دنیا انگشت بدنداں رہ جائے کہ یہ کس قسم کے انسان ہیں۔ پس یہ نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت میں روزِ روشن کی طرح عیاں نظر آتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نمونہ اور روح کو وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کمزور نہ ہونے دیا جائے بلکہ بڑھایا جائے۔ جو لوگ اس سچائی کو قبول کر کے حلقہ بگوشِ احمدیت ہوتے ہیں انہیں اسی رنگ میں رنگین کیا جائے جس رنگ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رنگین تھے۔

دوم۔ وہ نئے شگوفے جو چمنِ احمدیت میں احمدی ماؤں کی نگرانی میں پرورش پاتے ہیں ان کی صحیح رنگ میں تربیت کی جائے۔

یہ دو پہلو جہادِ اکبر کے ہیں۔ ان کی اہمیت اس بات سے بھی عیاں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرامؓ کے ساتھ ایک غزوہ سے لوٹ رہے تھے تو فرمایا:۔

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔

یعنی مسلمانو! یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔ ٹھیک ہے تم میدانِ کارزار سے لوٹ رہے ہو، فتح و ظفر مندی تمہارے قدم چوم رہی ہے اور کثرت سے لوگ خدا تعالیٰ کی غلامی میں داخل ہو رہے ہیں مگر یاد رکھو یہ جہاد جو تم کرنے کے بعد لوٹ رہے ہو چھوٹا جہاد تھا اس سے بڑا جہاد ابھی درپیش ہے جس کے لئے تم اپنی کمروں کو کس لو۔ اور ہمتوں کو بلند کر لو۔ وہ جہاد بہت بڑا ہے۔ اس لحاظ سے کہ تم نے مُردہ دلوں پر فتح تو حاصل کی ہے مگر اب ان میں حقیقتِ اسلام کی روح پھونکنی ہے۔ یہ کام زیادہ نازک ہے، زیادہ ہمت و فراست کا متقاضی ہے۔ دیکھنا اس کی اہمیت کو اپنے دلوں میں مستحضر رکھنا

اس وقت دو امور کی بہت ضرورت ہے۔ اوّل دُعا اور دوم نیک نمونہ۔ ہر سال بہت سے احمدی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا جماعت کا مشترکہ فرض ہے اور والدین اس کے لئے اوّلین ذمہ دار ہیں۔ کہ وہ انہیں کفر و اسلام کے مغز سے روشناس کرائیں اور روحِ اسلام ان میں پیدا کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو انہیں خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو ..... پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو ..... اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے عصرانہ

ربوہ ۳۰ جون۔ کل بعد نماز عصر حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مکان پر محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے اعزاز میں اور محترمہ رضیہ ناصر صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو الوداع کہنے کے لئے ایک عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اور محترمہ رضیہ ناصر صاحبہ نے (جو عنقریب ملک سے باہر جا رہی ہیں) مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بالآخر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

محترم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم ذکاءاللہ ملک صاحب نسبت روڈ لاہور)

میرے والد ماجد محترم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم ۱۹۰۳ء میں قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتے رہے۔ آپ کے بڑے بھائی علی احمد صاحب اکثر علیل رہتے اور ان کو تپ کی بیماری تھی۔ جو بعض اوقات اتنی شدت اختیار کر جاتی کہ بہت سا خون ضائع ہو جاتا۔ اس کی وجہ سے بہت فکر رہتا۔ ہر طرح کا ڈاکٹری علاج وغیرہ کروایا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر والد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام حالات بیان کرنے کے بعد دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور نے دعا کی اور فرمایا کہ روغن کدو ناک میں لگایا جائے۔ انشاء اللہ یہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد وہ کئی سال تک زندہ رہے مگر یہ تکلیف دوبارہ نہ ہوئی۔ اور نہ ہی اس تکلیف سے وفات پائی۔

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے حضرت والد صاحب کو پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد اور نماز اشراق باقاعدگی سے ادا کرتے دیکھا۔ کبھی اچانک رات کو نیند کھل جاتی تو نظر آتا کہ تہجد میں حضرت والد صاحب نہایت خضوع و خشوع سے دعا کر رہے ہیں اور رقت طاری ہے اکثر خوابیں بیان کرتے جو بعد میں سچی ثابت ہوتیں۔

قبولیت دعا

اکثر فرماتے کہ میں تو بہت سے کام دعا ہی سے نکالتا ہوں۔ احباب اکثر دعا کے لئے کہا کرتے۔ حتیٰ کہ ہمارے غیر احمدی رشتہ دار بھی ان کی قبولیت دعا کے قائل تھے اور خاص طور پر آکر دعا کی درخواست کرتے تھے۔

محترمہ حضرت مہر آپا صاحبہ نے حضرت والد صاحب کی وفات پر تحریر فرمایا کہ:۔

"مجھے ان کا بہت افسوس ہوا ہے۔ میرے عزیز بچو! اب آپ کے سروں سے بزرگوار باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کا چراغ گل ہو گیا ہے۔ جو ان کے پاک وجود سے برکت تھی وہ اب کہاں ہوگی وہ بہت نیک اور خدا یاد تھے۔ ان کی نیکی کو میں بھی نہیں بھول سکتی جب کبھی میں آپ کے پاس جایا کرتی تو اس قدر عزت سے پیش آتے کہ میں تحریر نہیں کر سکتی۔ پانچوں وقت نماز ادا کرتے اور پھر تہجد گذار بھی تھے۔ خدا ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا کرے۔"

ایک مرتبہ والد صاحب کی ہمشیرہ کا دیوانی کیس گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوا۔ خود فوج میں تھے۔ ہر تاریخ پر پہنچ نہ سکتے تھے۔ وکیل کا خط آیا کہ میں نے بحث ختم کر دی ہے۔ لیکن جج کا رویہ ہمارے موافق نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مخالف پارٹی نے سفارش کروائی ہے۔ جواب میں حضرت والد صاحب نے تحریر کیا کہ میں نے دعا کی ہے انشاء اللہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا۔ چنانچہ فیصلہ حق میں ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں والد صاحب ایبٹ آباد میں بنک کے منیجر تھے۔ صاف گو اور راست باز ہونے کی وجہ سے بنک کے سربراہوں سے اختلاف ہو گیا اور مجبوراً استعفا دینا پڑا۔ اس کے بعد اپنے وطن دھرم کوٹ رندھاوا آ گئے۔ بچے کالج میں پڑھتے تھے ہوسٹل میں ان کا خرچ تھا۔ والدہ کو علیحدہ خرچ دیتے تھے۔ گھر میں علیحدہ خرچ بہن مطلقہ تھی اور اس کا بچہ بھی پڑھتا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے بھائی علی احمد صاحب جن کا وفات کے بعد ان کی بیوی بچوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ خدا پر بہت توکل تھا ایک دن فرمانے لگے کہ مجھے خواب میں خدا نے ایک بڑی عمارت پر احمد نگر کا لفظ سنہری حروف میں دکھایا ہے۔ نقشہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ احمد نگر دو ہزار میل دور پونا کے قریب ہے۔ دوسرے ہی روز ایک پرانے دوست جو فوج میں کیپٹن تھے کی چٹھی آئی جس میں تحریر تھا کہ احمد نگر میں سیکرٹری سمال آرمز اسکول (Secretary small Arms school) کی جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے آپ درخواست دیں۔ اس وقت کے لحاظ سے بہت عزت اور معقول تنخواہ والی آسامی تھی۔ وقت تھوڑا تھا۔ پنسل سے ہی درخواست لکھ کر ساتھ کرنل کیپٹن کا سرٹیفکیٹ بھیجدیا۔ وہاں ہزار کے قریب درخواستیں تھیں۔ ان میں بہت سے امیدوار والد صاحب سے زیادہ qualified تھے۔ ایم۔ اے اور ایل ایل بی وغیرہ کی درخواستیں بھی موجود تھیں۔ قریباً دس افسروں کا بورڈ بیٹھا اور ایک ایک سو درخواستوں کا بنڈل دے دیا اور کہا کہ ان میں سے ایک ایک درخواست چن لیں بعد میں ایک کو چن لیا جائیگا وہ کرنل جس کے پاس والد صاحب کی عرضی والا بنڈل تھا وہ درخواستیں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران جب والد صاحب کی عرضی آئی تو اس نے اٹھا کر کہا Man of the Man جب باقی ممبران نے دریافت کیا کہ آپ نے اسے خاص طور پر کیوں چنا تو کرنل نے کہا کہ ان کی درخواست کے ساتھ کرنل کیپٹن کا سرٹیفکیٹ ہے جو کہ بہت مشہور، دیانتدار اور قابل آفیسر ہیں اور وہ بغیر خاص قابلیت کے کسی کو سرٹیفکیٹ نہیں دیتے۔ چنانچہ والد صاحب کو جگہ مل گئی۔

والدہ کا قبولِ احمدیت

ہماری والدہ محترمہ شیخ علی احمد صاحب کی نواسی تھیں جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں گورداسپور کے مشہور وکیل تھے اور آپ کے کئی مقدمات کے سلسلے میں آپ کی طرف سے پیش ہوتے رہے۔ حضور کی مختلف کتابوں میں ان کا ذکر آتا ہے ان کا سارا خاندان غیر احمدی تھا۔ فرمایا کرتی تھیں کہ میں والد صاحب کی نیکی اور تقویٰ اور اخلاق و اخلاص دیکھ کر احمدی ہوئی۔ والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ ہمارے قصبہ دھرم کوٹ رندھاوا کے سب سے بڑے مولوی کو جو کہ حکیم بھی تھے اور دیوبند سے فارغ التحصیل تھے۔ کسی کی علالت پر گھر بلوایا۔ فارغ ہونے پر احمدیت پر بحث چھیڑ گئی

والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ ان کا خیال تھا کہ چونکہ وہ یہاں کے سب سے بڑے مولوی ہیں اسلئے والد صاحب کی پوری تسلی کر دیں گے۔ لیکن جب باتیں ہوئیں تو والد صاحب کے دلائل کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا بلکہ وہ خود ہی آخر میں کہنے لگے کہ میں تو دنیا داری میں پھنسا ہوا ہوں۔ اسلئے نکلنا مشکل ہے۔ ورنہ دل سے میں احمدیت کا قائل ہو چکا ہوں۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے جلد ہی بیعت کر لی اور قادیان چلی گئیں ۱۹۳۴ء تا ۱۹۴۷ء تک محترمہ والدہ صاحبہ قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی سرگرم کارکن رہیں۔ وصیت کی اور ۱۹۵۲ء میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

ملازمت کا اکثر حصہ فوج میں گزرا وہاں پر انگریز افسروں سے بھی تبادلہ خیال کرتے تھے۔ اکثر ان کو دلائل سے ساکت کر دیتے فرمایا کرتے تھے کہ ایک انگریز کرنل جب لاجواب ہو گیا تو دوسرے انگریز افسروں سے کہنے لگا۔ کہ مظفر احمد سے اسلام پر بحث نہ کیا کرو یہ تو سب کو مسلمان کرے گا۔ ویسے ان کی نیکی اور دیانتداری کا ان سب پر اثر تھا۔ کئی احمدی خاندان آپ کے نمونے اور تبلیغ کی وجہ سے احمدی ہوئے۔

اردو انگریزی اور فارسی زبانوں پر والد صاحب کو عبور حاصل تھا۔ عربی کے ساتھ بھی شغف تھا۔ حضرت مسیح موعود کا فارسی کلام پاس رکھتے اور وقتاً فوقتاً پڑھتے رہتے۔ بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔

میں نے جب اپنے بڑے بھائی صاحب بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب کو یہ مضمون دکھایا تو انہوں نے بتایا کہ دراصل گرمیوں میں مولوی محمد علی صاحب ایبٹ آباد آئے تھے اور چچا نور احمد صاحب کے مہمان تھے اور اس وقت جناب والد صاحب بھی وہیں قیام پذیر تھے۔

بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک کیس جی۔ ایچ۔ کیو سے بار بار واپس آ جاتا۔ اور کوئی نہ کوئی غلطی اس میں رہ جاتی۔ ایک دن کرنل صاحب نے مجھے کہا کہ اس کیس کے اعتراضات کے جواب میں آپ بھی ڈرافٹ اور میں بھی ڈرافٹ کرتا ہوں۔ چنانچہ کرنل صاحب نے خود بھی لکھا اور میرا ڈرافٹ بھی پڑھا۔ پڑھ کر اپنے ڈرافٹ کو پھاڑ دیا کہنے لگے کہ آپ کا مجھ سے بہتر ہے۔ میں یہی بھیجوں گا۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینیجر)

تحریک وقفِ زندگی

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقف زندگی ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی قربان کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گذارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھاتا ہے۔ تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بے کار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ انسان دین کی خدمت کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۹ مئی کو منعقد ہو چکے ہیں فائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فائدین مجالس توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگذاری اگست کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے۔ لیکن بعض مجالس اس طرف کم توجہ دیتی ہیں۔ لہذا گذارش ہے کہ ماہ ہجرت احسان (مئی جون) کی رپورٹ اپنی اولین فرصت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۴۔ پیٹ میں خطرناک قسم کے درد کے اٹھنے کی وجہ سے دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار، نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

۵۔ میرا بچہ عزیزم عبدالحمید متعلم ہیلی کالج لاہور کو جو انوالہ سے لاہور جاتے ہوئے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ احسان ۱۳۴۹ھش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانی کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء" فرمایا

اللہ تعالےٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہماری دیگر بہنوں کو جنہوں نے تا حال حصہ نہیں لیا کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہوسٹل یونین جامعہ نصرت کی طرف سے ایک تقریب

۱۸ جون کو جامعہ نصرت کی ہوسٹل یونین کی طرف سے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا حضرت سیدہ ام متین صاحبہ بطور مہمان خصوصی از راہ شفقت تشریف فرما ہوئیں علاوہ ازیں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور سیدہ نصیرہ صاحبہ بیگم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بھی اس تقریب کو رونق بخشی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد صدر ہوسٹل یونین نے سالانہ رپورٹ پیش کی دو تین طالبات نے مزاحیہ مضامین پڑھے۔ عزیزہ عصمت بھی کا مضمون بہت پسند کیا گیا۔ نظمیں بھی خوش الحانی سے پیش کی گئیں۔ مکرمہ و محترمہ مہمان خصوصی نے طالبات کی کامیابی کے لئے دعا کروائی۔

اس کے بعد دعوت طعام کا پروگرام تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب وعدہ ہوسٹل کی طالبات کے لئے پلاؤ کی ایک دیگ بھجوائی۔ جس سے دعوت کا لطف دوبالا ہو گیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد بزرگوار ملک سوندھا خان صاحب (سابق اڈا انچارج طارق ٹرانسپورٹ ربوہ) درد گردہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ناصر صوبیدار محمد اقبال ملک بی اے سکول آف آرمی ایجوکیشن اپر ٹوپہ (مری ہلز)

۲۔ میرے پیارے دادا جان مکرم محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان میں بیمار ہیں اور امرتسر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(بشیر احمد ناصر کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا بعمر دس ماہ بہت بیمار ہے۔ مرض کی تشخیص اب تک نہیں ہو سکی۔ دو روز سے ڈھاکہ ہولی فیملی ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالرحیم یونس۔ چٹاگانگ)

۴۔ سکوڈرن لیڈر قیصرانی صاحب دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ مکرم امام دین صاحب (باغ آزاد کشمیر) بھی سخت بیمار ہیں۔ مکرم سیال عبدالرفیق صاحب

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ سیرت النبیؐ

مؤرخہ ۱۴ر جون ۷۰ء کو صبح ساڑھے نو بجے لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد دارالذکر میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب نے سرانجام دیئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو کہ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ نے کی اور نظم دُرِّ عدن سے امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر ایک جامع مضمون پڑھا۔ آپ کے بعد فہمیدہ لطیف صاحبہ، فردوس صاحبہ، ثمر شیریں صاحبہ، جبیبہ صاحبہ، شاکرہ صاحبہ، انجمن آراء صاحبہ، بشریٰ مرزا صاحبہ، آپا اقبال بیگم صاحبہ، فرحت جبیں صاحبہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں اور نظمیں پڑھیں۔

آخر میں ناصرات کی پانچ ممبرات نے مل کر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا اسلام پڑھا۔ دعا پر سوا بارہ بجے یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس مرکزی جلسہ کے علاوہ حلقہ جات محمد نگر، گلبرگ، مغلپورہ، باغبانپورہ، مزنگ، راجگڑھ میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی منعقد ہو چکے ہیں اور بقیہ حلقوں میں بھی ایسے جلسوں کے انعقاد کی تیاری ہو رہی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کی نمایاں کامیابی

قارئین کرام کے لئے یہ امر باعث مسرت ہوگا کہ جامعہ نصرت کی جن طالبات نے ۱۹۶۹ء میں ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا ان میں سے مندرجہ ذیل کو ڈائریکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام جامعہ نصرت کی بیش از بیش ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۱۔ ناصرہ بیگم بنت چوہدری فضل قادر صاحب۔
۲۔ ارشاد بیگم " " سردار خان صاحب۔
۳۔ شگفتہ اسلام بنت سید عبدالسلام صاحب۔
۴۔ شاہدہ مبارکہ بنت ملک عطاء الرحمان صاحب۔
۵۔ امۃ الجمیل بنت غلام احمد صاحب۔
۶۔ نصرت جہاں بیگم بنت محمد صادق صاحب۔

(پرنسپل)

درخواستہائے دُعا

۔ عزیزہ جمیلہ صالحہ اہلیہ آغا شمس الحمید خان صاحب بنت مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ اعصابی تکلیف بیمار ہیں۔ کھچاوٹ، بے چینی کے علاوہ جسم کے بائیں حصہ میں بالکل بے حسی ہے۔ باوجود علاج کے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں۔ احباب سے عزیزہ کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خان۔ ربوہ)

۔ عزیزم محمود احمد صاحب آف محمود کلاتھ ہاؤس بہاول نگر کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار ضیاء الدین ارشد ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سکول محمود آباد اسٹیٹ کنری۔ (سندھ)

خاکسار کی اہلیہ عرصہ دس روز سے بیمار ہے۔ حالت بعض دفعہ نہایت تشویشناک ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد صحت دے۔ (نصیر احمد تنویر مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صوبوں میں اثاثوں اور واجبات کی تقسیم

لاہور ۲۹ر جون۔ صدر پاکستان عنقریب ایک صدارتی حکم جاری کریں گے۔ جس میں مغربی پاکستان کے اثاثے اور واجبات نئے صوبوں میں تقسیم کرنے کے لئے اصول متعین کئے جائیں گے۔ باخبر حلقوں کے مطابق گذشتہ جنوری میں صدر نے صوبوں کی بحالی سے متعلق مسٹر ایم ایم احمد کی زیر صدارت جو خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے تقریباً بارہ رپورٹیں صدر کو پیش کر دی ہیں۔ صدر نے کمیٹی کی سفارشات کی تصدیق کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں عنقریب ایک صدارتی حکم جاری کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اثاثوں اور واجبات کی تقسیم کا اصل کام اس وقت شروع ہوگا جب ان اثاثوں اور واجبات کی قیمتیں متعین ہو جائیں گی۔ دریں اثناء کام چلانے کے لئے مغربی پاکستان کے کیش بیلنس میں سے مشترکہ فنڈ کی رقم کو نکال کر اسے نئے صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ جہاں تک مغربی پاکستان کے غذائی ذخیروں کا تعلق ہے۔ انہیں چاروں صوبوں کی آئندہ چھ ماہ کی ضروریات کے مطابق تقسیم کیا جا رہا ہے ہر صوبہ کا حصہ بہت جلد اسے منتقل کر دیا جائے گا۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ وہ تمام انتظامات جو کسی صوبے کی انتظامیہ کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ مکمل کر لئے گئے ہیں آئندہ بدھ کو چاروں صوبے کام شروع کر دیں گے۔

فضائی مواصلات کے ارضی سٹیشن کا سنگ بنیاد

کراچی ۲۹ر جون۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان جغرافیائی بعد ایک زبردست چیلنج ہے جس کا مقابلہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات کراچی سے ۳۵ میل دور دیہہ مندرہ میں خلائی مواصلاتی نظام کے ارضی سٹیشن کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہی۔

صدر یحییٰ خان نے کہا کہ پاکستان جیسے ملک میں اس قسم کے پیشہ ضروریات پوری کر سکیں گے اس لئے حکومت کو خاص مواصلاتی نظام کی اشد ضرورت ہے۔ ملک کے دونوں حصوں کو اہمیت دے رہی ہے۔ یہ نظام ملکی سالمیت اور یک جہتی کے لئے درمیان ایک ہزار میل کے فاصلے کی موجودگی میں یہ محفوظ ترین مواصلاتی بھی مفید ثابت ہوگا۔

اُردن میں قومی حکومت کا قیام

عمان ۲ر جون۔ اردن کے فلسطینی نژاد وزیر مسٹر عبدالمنعم رفاعی کی قیادت میں مخلوط قومی حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ نئی کابینہ کے سولہ وزراء میں سے سات فلسطینی ہیں۔ ان میں وزیر اعظم کے علاوہ وزیر خارجہ انطون عطاء اللہ بھی شامل ہیں۔ توقع ہے کہ مخلوط حکومت کے قیام سے اردن کی مسلح افواج اور فلسطینی چھاپہ ماروں کے درمیان کشیدگی ختم ہو جائیگی۔ نئے وزیر اعظم نے جو تحریک آزادی فلسطین کے زبردست حامی بتائے جاتے ہیں۔ اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔

شاہ حسین نے جنگی تیاریوں کا حکم دیدیا

عمان ۲ر جون۔ اردن کے شاہ حسین نے نئے وزیر اعظم عبدالمنعم رفاعی کی نئی حکومت کو حکم دیا ہے کہ مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لئے جنگی تیاریاں شروع کر دی جائیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے چار نکاتی پروگرام پیش کیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے نام ایک پیغام میں فلسطینی چھاپہ ماروں اور مسلح افواج سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی توپوں کا اسرائیل کی طرف موڑ دیں اور دشمن کی جارحیت کے لئے متحدہ جدوجہد کریں۔

کوئٹہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
ہمارے ایجنٹ مکرم عبدالرحمٰن
خال صاحب ایجنٹ الفضل معرفت
باسط جنرل سٹور
فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ سے حاصل کریں

ٹرک قابل فروخت

چالو حالت میں ایک ٹرک قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل دکان سے تفصیل حاصل کر سکتے ہیں۔

خان ریپیئرنگ شاپ
متصل ڈاک خانہ گولبازار۔ ربوہ

حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

جماعت کے جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات نیز نقد رقوم ارسال کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء اور وعدہ جات کی ایک اور فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین ؛

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر انہار	بہاولپور	۶۰۰	
" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	"	۵۵۵	
" سید انور احمد صاحب شریفی اوورسیئر	"	۵۰۰	
" مرزا رفیق احمد صاحب اوورسیئر	"	۵۵۵	
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اے ڈی بی ڈی	"	۵۰۰	
" بشیر احمد صاحب ماڈرن سروس اسٹیشن	"	۵۰۰	
" مرزا ارشد بیگ صاحب	"	۵۰۰	
" سید مبشرات احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۶۰۰	
" فضل الرحمان صاحب مینیجر شوگر مل سرائے نورنگ	بنوں	۲۰۰۰	۱۰۰۰
" عبد الغفور صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ مع اہل و عیال سرائے نورنگ	بنوں	۹۰۰	۹۰۰
" مخلص الرحمان صاحب	ڈھاکہ	۵۰۰	
" محمود عالم صاحب صدر جماعت روہڑی سیمنٹ ورکس	روہڑی	۵۰۰	
" مولانا ظہور حسین صاحب مع اہلیہ و بچگان محلہ دار العلوم	ربوہ	۵۰۰	
" محمد سعید احمد صاحب	گوجرانوالہ	۵۰۰	
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	اوکاڑہ	۵۰۰	
" صوفی غلام محمد صاحب	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵۰۰	
" حسن آرا منیر صاحبہ اہلیہ میجر منیر احمد صاحب شہید	سیالکوٹ	۵۰۱	
" نوابزادہ شاہد احمد خاں صاحب پاشا	ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بیگم شاہد احمد خاں صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" بشریٰ اقبال صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب	شادباغ لاہور	۵۰۰	
مکرم شیخ نثار احمد صاحب منجانب والد شیخ محمد شریف صاحب مرحوم	"	۲۰۰۰	
" قریشی عبد الغنی صاحب - اسلامیہ پارک	"	۵۰۰	
" صوفی رحیم بخش صاحب مع اہل و عیال	پشاور	۵۰۰	
" میاں محمود احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۵۰۰	
" میجر مصلح الدین سعید صاحب	"	۵۰۰	
" میاں عبد اللطیف صاحب	"	۱۰۰۰	
" چوہدری احسان اللہ صاحب	"	۵۰۰	
" خلیل احمد صاحب اختر مع اہل و عیال	"	۵۰۰	
" شیخ بشارت احمد صاحب	"	۵۰۰	
" میجر رفیق احمد صاحب	"	۱۰۰۰	
" قاضی عبد الکریم صاحب	"	۵۰۰	
" " مختار احمد صاحب	"	۵۰۰	

حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودہا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف ودود میڈیکل ہال سرگودہا ۲۹۔ ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۹۔ جون ۱۹۷۰ء بروز دوشنبہ ایک بجے بعد دوپہر سرگودہا میں بعمر ۸۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز شام کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب اور سرگودہا کے احباب جماعت بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر صوبائی امیر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے دعا کرائی ؛

حضرت بھائی محمود احمد صاحب مرحوم ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ ۱۹۰۱ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بچپن میں ہی قادیان آ گئے تھے۔ وہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ پہلے نور ہسپتال قادیان میں ایک لمبا عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ پھر قادیان میں عرصہ دراز تک خود اپنا مطب کیا اور ایک کامیاب معالج کی حیثیت سے بہت نام پیدا کیا اور اس حیثیت میں مخلوق خدا کو بہت فیض پہنچایا۔ قیام پاکستان کے بعد سرگودہا میں رہائش اختیار کی اور یہاں بھی مخلوق خدا کی خدمت سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی اور لوگ علاج کی غرض سے دور دور سے آپ کے پاس کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ نہایت مخلص وفدائی احمدی، عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ ذکر الٰہی آپ کی روح کی غذا تھی۔ زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی۔ مریضوں کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتے اور غریب سے غریب شخص کا بھی بڑی توجہ اور ہمدردی سے علاج کرتے۔

آپ نے آٹھ صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا اور مکرم ودود احمد صاحب حال مقیم انگلستان آپ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے دامادوں میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا حال ناظم دار القضاء و قائم مقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم رحمت علی صاحب مسلم ایم۔ اے لیکچرار اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ بھی شامل ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور دیگر جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؛

آپ کو کس قدر پرچے درکار ہیں

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات امسال ۱۴۔ اگست کو منعقد ہو رہے ہیں۔ ان امتحانات میں سے ہر درجہ کے آپ کو کس قدر پرچے درکار ہیں۔ مرکز کو مطلع فرمائیں۔

سوالیہ پرچے بھجوانے کے لئے آپ کا مطالبہ ۱۴۔ جولائی ۱۹۷۰ء تک آنا ضروری ہے۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴